

زری پالیسی کمیٹی کے 22 اگست 2022ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر مرتضیٰ سید	چیئر پرسن
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب ندیم حسین	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب طارق محمود پاشا	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین بیرونی رکن	
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 23ء کے امکانات

- 1- 7 جولائی 2022ء کو زری پالیسی کے آخری فیصلے کے بعد سے معیشت کے اظہار یوں میں اہم پیش رفت سے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا، ساتھ ہی ساتھ بدلتے ہوئے رجحانات کا جائزہ بھی پیش کیا گیا۔
- 2- حقیقی شعبے کا جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ بلند تعدد کے اظہار یوں کی رفتار سے طلب میں واضح طور پر اعتماد ظاہر ہو رہا ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات، گاڑیوں، کھاد اور سینٹ جیسی اشیاء کی فروخت میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔ جولائی 2022ء کے دوران گاڑیوں کی فروخت میں 51.8 فیصد، پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 21.5 فیصد اور سینٹ کی ملکی فروخت میں سال بسال 46.2 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ مزید برآں، نوٹ کیا گیا کہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) میں مالی سال 22ء کے دوران 11.7 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جو مالی سال 21ء میں 11.2 فیصد ہوا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ برآمدات پر مبنی اور غیر پائیدار صارفی اشیاء کے شعبوں کی سرگرمی ہے۔
- 3- زراعت کے سلسلے میں یہ نوٹ کیا گیا کہ مالی سال 22ء اپریل تا جون کے دوران خام مال کے کئی عوامل سازگار رہے جن میں کھادوں اور ٹریکٹروں کی فروخت، زری قرضوں کی تقسیم، اوسط درجہ حرارت اور خاص طور پر بارشیں شامل ہیں، جو حوصلہ افزا امر ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں ایسا نہیں تھا۔ تاہم، حالیہ جاری سیلاب اور توقع سے زیادہ مون سون بارشیں زری پیداوار پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں۔ بعد ازاں عملے نے ماضی کے تجربات پر مبنی منظر نامے پیش کیے، جن میں سیلاب اور بارش کی مختلف سطح کے مفروضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زری پیداوار دکھائی گئی تھی۔
- 4- منظر نامے کے خلاصے میں کمیٹی کو بتایا گیا کہ جی ڈی پی کی حقیقی نمو 3.0 سے 4.0 فیصد کی حد میں برقرار رہنے کا امکان ہے اور اس پیش گوئی میں گذشتہ اجلاس کے بعد سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اس پیش گوئی میں امکان ہے کہ جی ڈی پی کی حقیقی نمو مالی سال 22ء میں اپنے طویل مدتی رجحان کی طرف آجائے گی۔ یہ بات محسوس کی گئی کہ

نمو کی پیش گوئی بعض خطرات سے مشروط ہے جن میں یہ شامل ہیں؛ (i) مہنگائی کم کرنے کے لیے زری اور مالیاتی پالیسیوں میں توقع سے زیادہ سختی اور (ii) توقع سے زیادہ مومن سون بارشیں اور سیلاب۔

5- زری مجموعوں میں حالیہ پیش رفت پر بحث کرتے ہوئے کمیٹی کو بتایا گیا کہ بینکاری نظام کے خالص بیر ونی اثاثوں میں تیزی سے سکڑاؤ کی بنا پر زری وسیع (ایم ٹو) کی نمو مالی سال 22ء میں معتدل ہو کر 13.5 فیصد تک پہنچ گئی، جو بیر ونی شعبے پر دباؤ کی عکاسی کرتی ہے جبکہ مالی سال 21ء میں یہ نمو 16.2 فیصد تھی۔ دوسری طرف نجی شعبے کے قرضے میں اضافے اور بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری بڑھنے سے بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں مالی سال 22ء میں 20.2 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں آیا۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ واجبات کے پہلو سے مالی سال 22ء کے دوران زیر گردش کرنسی میں معمولی سکڑاؤ بینک ڈپازٹس جمع ہونے کے باوجود زری وسیع کی نمو میں کمی کا باعث بنا۔ مالی سال 23ء کے دوران اب تک خالص بیر ونی اثاثوں اور خالص ملکی اثاثوں دونوں میں سکڑاؤ کی وجہ سے ایم ٹو کی نمو میں کمی آئی ہے۔ بینکوں کے خالص ملکی اثاثے نجی شعبے کے قرضوں کی موسمی واپسی کے ساتھ ساتھ خالص میزانی قرض گیری میں تخفیف کے باعث کم ہوئے، جبکہ بینکوں کے خالص بیر ونی اثاثے دراصل رقوم کے خالص بیر ونی اخراج کی وجہ سے گرتے رہے۔ زری بنیاد کی نمو میں بھی کمی آئی، جس کی اہم وجہ اسٹیٹ بینک کے خالص بیر ونی اثاثوں میں تخفیف ہے۔

6- مزید برآں، عملے نے بتایا کہ نجی شعبے کے قرضوں میں مالی سال 22ء میں 21.1 فیصد اضافہ دیکھا گیا جبکہ گذشتہ مالی سال 11.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تاہم یکم جولائی تا 29 جولائی مالی سال 23ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کی موسمی خالص ادائیگی 139.4 ارب روپے ہوئی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 144.2 ارب روپے تھی۔

7- عملے نے بتایا کہ مالی سال 23ء میں قرضے کی توسیع کی رفتار میں کمی متوقع ہے۔ وضاحت کی گئی کہ یہ پیش گوئی اقتصادی سرگرمیوں میں متوقع سست روی، زری سختی کے تاخیری اثرات اور خام مال کی قیمتوں میں متوقع اعتدال کو مد نظر رکھ کر کی گئی ہے۔

8- مالیاتی پیش رفت پر بحث میں بتایا گیا کہ مالیاتی خسارہ مالی سال 22ء میں جی ڈی پی کا 7.9 فیصد رہا، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 6.1 فیصد تھا۔ مالی سال 22ء میں بنیادی خسارہ جی ڈی پی کا 3.1 فیصد رہا جو 0.5 فیصد ہدف سے نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ مالی کھاتوں میں بگاڑ کی بنیادی وجہ غیر ٹیکس محصولات میں کمی اور اخراجات جاریہ میں اضافہ ہے۔ مالی سال 23ء میں جاری مالی استحکام کے تسلسل کی بنا پر مالیاتی خسارے میں کمی متوقع ہے۔ تاہم، یہ تخمینہ ان خطرات سے مشروط ہے (i) ملکی / جغرافیائی سیاسی عدم استحکام، (ii) شرح مبادلہ میں رد و بدل، اور (iii) تیل کی بین الاقوامی قیمتیں۔

9- عالمی سطح پر تبدیلیوں پر بحث کرتے ہوئے عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ عالمی معیشت بدستور دباؤ کا شکار ہے اور اس کے عوامل میں جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورت حال، بلند مہنگائی، چین میں لاک ڈاؤن، امریکہ اور برطانیہ کی جانب سے شرح سود میں اضافہ اور عالمی کساد بازاری کے بڑھتے ہوئے خطرات شامل ہیں۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ پرچیزنگ منیجرز انڈیکس (پی ایم آئی) ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی دونوں معیشتوں میں گر رہا ہے، جبکہ دونوں تغیراتی اشاریے (وی آئی ایکس) جن کے نام ایس اینڈ پی کے تغیراتی اشاریے (وی آئی ایکس) اور وی ایس ٹی او ایکس ایکس (بنیادی یورو ایس ٹی او ایکس ایکس 50 کے اشاریے پر بالواسطہ تغیر) بہتر ہوئے ہیں۔ مالی منڈیوں میں تغیر میں کمی کی وجہ دراصل یہ ہے کہ عالمی کساد بازاری کے خدشے کے پیش نظر بڑے مرکزی بینکوں کی طرف سے مزید زری سختی کی توقعات ہیں۔ یہ بات محسوس کی گئی کہ فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود بڑھانے سے ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں پر دباؤ پڑا ہے۔ پاکستان کے معاملے میں یہ اثر زیادہ نمایاں ہے کیونکہ اس کے زری مبادلہ ذخائر کم ہیں۔ آخر میں یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ ایشیائی بین الاقوامی قیمتیں حالیہ کمی کے باوجود، کووڈ کی وبا سے پہلے کی سطح سے خاصی اوپر ہیں۔

10- کمیٹی کو بتایا گیا کہ توانائی کی درآمدات 3.0 ارب امریکی ڈالر کی تاریخی طور پر بلند رہنے کی وجہ سے جون 2022ء میں پاکستان کا کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 2.3 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گیا۔ تاہم جولائی 2022ء میں توانائی کی درآمدات تیزی سے کم ہوئیں اور غیر توانائی درآمدات میں بتدریج کمی واقع ہوئی۔ جون 2022ء میں برآمدی

وصولیاں 3.1 ارب امریکی ڈالر درج کی گئیں جو پورے مالی سال 2022ء کے دوران مسلسل بلند نمو کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر بلند قدر اضافی والی ٹیکسٹائل اور دیگر مصنوعات کی برآمدات کی مضبوط کارکردگی سے ہوا۔ کارکنوں کی ترسیلات زر کے سلسلے میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی کہ مئی 2022ء میں موسمی اعتمدال کے بعد جون 2022ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر 2.8 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ چار ماہ تک 1.0 ارب امریکی ڈالر کے ارد گرد یا کم رہنے کے بعد جون 2022ء کے دوران 2.3 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گیا۔ تاہم، نان آئل کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم میں 0.6 ارب امریکی ڈالر کی فاضل رقم آئی جو اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جانب سے زری سختی اور مختلف انتظامی اقدامات کے اثرات کی عکاس ہے۔ جون 2022ء میں مالی کھاتے میں 2.8 ارب امریکی ڈالر کی خالص آمد درج کی گئی جس کا اہم سبب 2.3 ارب امریکی ڈالر کے چینی قرضوں کا اجراء ثانی ہے۔

11- مالی سال 2023ء کے امکانات پیش کرتے ہوئے کمیٹی کو بتایا گیا کہ عالمی نمو میں متوقع کمی کی وجہ سے برآمدات میں معمولی کمی کی پیش گوئی ہے۔ نیز، نظر ثانی کی وجہ سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باعث درآمدات میں تیزی سے سکڑاؤ کا امکان ہے۔ مزید برآں، کچھ مہربان ممالک میں بلند مہنگائی اور سست معاشی سرگرمیوں کی بنا پر کارکنوں کی ترسیلات زر میں معمولی اضافہ متوقع ہے۔

12- مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفتوں کے بارے میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ جولائی 2022ء میں قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں 24.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (گذشتہ چودہ برسوں میں بلند ترین)۔ یہ غور کیا گیا کہ جولائی 2022ء میں ماہ بہ ماہ قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 4.3 فیصد بڑھا۔ یہ بتایا گیا کہ مہنگائی میں اضافہ وسیع البینا تھا اور تمام تینوں زمروں (توانائی، غذا اور قوزی مہنگائی) نے مہنگائی بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ شہری اور دیہی علاقوں میں سال بسال قوزی مہنگائی میں بالترتیب 12 فیصد اور 14.6 فیصد اضافہ ہوا۔ شہری اور دیہی علاقوں میں ماہ بہ ماہ قوزی مہنگائی بالترتیب 1.2 فیصد اور 1.6 فیصد ہوئی۔ اس سے بلند ٹرانسپورٹ اور دیگر خام مال کی لاگتوں پر دوہرے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

13- جولائی 2022ء میں غذائی مہنگائی میں اضافے کو تلف پذیر اور غیر تلف پذیر غذائی اشیاء دونوں کی قیمتوں میں اضافے سے منسوب کیا گیا۔ مزید یہ کہ ذرا عانت کے خاتمے کے ساتھ ساتھ پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی اور جنرل سیلز ٹیکس نے بھی توانائی کی مہنگائی کو ریکارڈ بلند سطح تک بڑھا دیا۔

14- منظر نامے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ م س 23ء میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 18 تا 20 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا۔ یہ منظر نامہ مخصوص خطرات سے مشروط ہے۔ اوپری نوعیت کے خطرات میں شرح مبادلہ میں تخفیف، سیاسی غیر یقینی صورت حال اور جاری سیلاب، جبکہ نچلے خطرات میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی، روپے کی قدر میں اضافہ اور کووڈ 19 کی ایک اور لہر شامل ہے۔

مالی منڈیاں اور نقد محفوظ کا انتظام

15- زری پالیسی کے نفاذ کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے شہینہ رہپو کی اوسط شرح 14.76 فیصد رہی، جس کا ہدف 15 فیصد تھا، جبکہ بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے ادخالات میں بڑا اضافہ ہوا۔ زری جائزے کے موجودہ عرصے میں بازار زر کے خالص اوسط پو میہ واجبات بڑھ کر 5.06 ٹریلین روپے ہے، جو زری پالیسی جائزے کے گذشتہ عرصے میں 4.02 ٹریلین روپے تھی۔

16- مزید یہ غور کیا گیا کہ جولائی 2022ء میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ثانوی منڈی کی سہ ماہی اور سالانہ یافتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، وسط تا طویل مدتی یافتیں تھوڑی سی کم ہو گئیں۔ ابتدائی نیلامیوں میں منڈی نے ہدف سے زیادہ رقم کی پیشکشیں کیں، جس میں پی آئی بیز میں دلچسپی میں نمایاں اضافہ ہوا۔

17- عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ حالیہ دنوں میں پاکستانی یورو بانڈز اور سی ڈی ایس کا تفاوت کم ہو گیا ہے اور آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے بعد صورت حال میں مزید بہتری متوقع ہے۔

18- مزید یہ کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 3.0 فیصد بڑھ گئی۔ اسے بنیادی طور پر زرمبادلہ کی آمد، تجارتی خسارے میں کمی اور آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کی توقعات کی بنا پر منڈی کے احساسات میں بہتری سے منسوب کیا گیا۔ آخراً، اس بات کی نشاندہی بھی کی گئی کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے روپے کی زرخیزی ابھرتی ہوئی مارکیٹ معیشتوں کی نسبت بلند رہی۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

19- عملے نے کمیٹی کو ماڈل کے کلیدی مفروضوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ مالی سال 23ء میں مہنگائی کی حالیہ پوائنٹ فورکاسٹ میں تھوڑا سا اضافہ ہو گیا، جس کی وجہ میں روپے کی قدر میں کمی، بجلی کے چارجز میں متوقع اضافہ اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں حالیہ سیلابی صورت حال شامل ہیں، جو آگے چل کر تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں پر دباؤ کا باعث بنے گا۔

20- کمیٹی نے ہدف سے متعلق مہنگائی کے مشروط وسط مدتی تخمینے اور متعلقہ پالیسی شرح سود کی راہ پر بھی تبادلہ خیال کیا، جو مہنگائی کو وسط مدت میں 5 تا 7 فیصد تک لانے کے لیے ماڈل میں تجویز کیا گیا تھا۔ اس پس منظر میں کمیٹی نے پالیسی ریٹ پر حالیہ موقف کی معقولیت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ آگے چل کر جن عوامل کے سبب مہنگائی کی شرح معتدل ہونے کا امکان ہے، وہ یہ ہیں: (i) م 23ء میں توقع سے زائد مہنگائی کے سبب م 24ء میں موافق اساسی اثر، (ii) زری پالیسی میں گذشتہ سختی کے تمام تر اثرات، (iii) آئی ایم ایف پروگرام کے تحت مجوزہ مستحکم مالی اصابت، (iv) رسدی زنجیر کے مسائل حل ہونے کے باعث اجناس کی عالمی قیمتوں میں اعتدال، اور (v) معاشی سست روی۔

21- بعد ازاں، عملے نے م 23ء میں تیل کی عالمی قیمتوں اور روپے کی قدر میں کمی کے حوالے سے متبادل مفروضوں کی بنیاد پر مفروضہ جاتی تجزیہ بھی پیش کیا۔

اسٹیٹ بینک سروے کے زری پالیسی کے حوالے سے نتائج

22- اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ حالیہ سروے میں کاروباری اداروں کا اعتماد بڑھا اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں خاصی بہتری آئی ہے۔ پرچیزنگ مینجرز اشاریے میں نمایاں کمی آئی، جبکہ حالیہ لہر میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں روزگار کی نمو تھوڑی سی بڑھ گئی ہے۔

23- بعد ازاں، عملے نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے ”ڈیگر فورکاسٹرز سروے“ کے نتائج سے آگاہ کیا۔ یہ غور کیا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں زیادہ تر فورکاسٹرز اور ماہرین کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کمی کی توقع تھی۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا دوٹ

24- زری پالیسی کمیٹی نے متفقہ طور پر پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ برقرار رکھا جاتا ہے۔

- زری پالیسی بیان-22 اگست 2022ء منظور کیا جاتا ہے۔